روزنامہ
FR-10
1913ء سے جاری شدہ
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com
جمعہ 26۔اگست 2016ء 22 ذیقعد 1437 ہجری 26 ظہور 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 195

چہرہ چمک اٹھا

حضرت جریرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک غریب قوم کے لوگ حاضر ہوئے جو ننگے پاؤں اور ننگے بدن تھے ان کی حالت دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر تھا اور آپ نے صحابہؓ کو جمع کر کے خطاب کیا اور ان کے لئے صدقہ کی تحریک فرمائی۔ صحابہؓ نے دینار، درہم، کپڑے، جو اور کھجور صدقہ کیا یہاں تک کہ کپڑوں اور غلے کے دو ڈھیر جمع ہو گئے۔ حضرت جریرؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ؐ کا چہرہ یہ منظر دیکھ کر سونے کی ڈلی کی طرح چمک رہا تھا۔

(صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب الحث علی الصدقۃ حدیث نمبر 1691)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت زبیرؓ مالدار انسان تھے۔ مگر اس سے کہیں بڑھ کر وہ فیاض تھے۔ آپؓ کے ایک ہزار غلام تھے جو روزانہ اجرت پر کام کر کے خاص رقم لے کر آتے تھے مگر کبھی آپؓ نے یہ مال اپنے اوپر خرچ کرنا پسند نہ کیا بلکہ جو آتا وہ خدا کی راہ میں صدقہ کر دیتے۔ اصل ذریعہ معاش تجارت تھا۔ مال غنیمت سے بھی اس بہادر مجاہد نے بہت حصے پائے۔ آپ کے تمام اموال کا تخمینہ اس زمانے میں پانچ کروڑ دو لاکھ درہم مکانات اور جائیداد غیر منقولہ کی صورت میں تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آپ کو مدینہ میں ایک وسیع قطعہ برائے مکان اور بنی نضیر کی اراضی میں سے بھی ایک قطعہ زمین عطا فرمایا تھا۔ (ابن سعد جلد 3 ص 107)

اولاد سے بہت محبت تھی اور ان کی تربیت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اپنے نو بیٹوں کے نام بدر اور احد میں شہید ہونے والے بزرگ صحابہ کے نام پر رکھے جیسے عبداللہؓ، حمزہؓ، جعفرؓ۔ اس تمنا کے اظہار کے لئے کہ خدا کی راہ میں قربان ہو جائیں۔

(ابن سعد جلد 3 ص 107)

آپ کی طبیعت میں سادگی تھی۔ مال و دولت کی فراوانی کے باوجود اسراف کی طرف مائل نہیں ہوئے۔ البتہ آلاتِ حرب کا بہت شوق تھا۔ جو یقیناً جہاد کی محبت کی وجہ سے تھا۔ مسلمانوں کی باہمی جنگوں کے دوران ایک ظالم نے آپ پر حملہ کر کے شہید کر دیا۔ حضرت علیؓ کو اس کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ زبیرؓ کے قاتل کو جہنم کی خبر دے دو۔

اسی طرح فرمایا کہ میں امید کرتا ہوں کہ طلحہؓ اور زبیرؓ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے .... کہ ہم ان (جنتیوں) کے سینوں سے کینہ نکال باہر کریں گے۔ وہ آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے بھائی بھائی ہوں گے۔ (الحجر: 47)

حضرت زبیرؓ کی وفات پر حضرت حسانؓ بن ثابت نے اپنے اشعار میں ان کو خوب خراج تحسین پیش کیا۔

اَقَامَ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ وَھَدْیِہٖ ۔۔۔ حَوَارِیُّہٗ وَالْقَوْلُ بِالْفِعْلِ یَعْدِلُ
ھُوَالْفَارِسُ الْمَشْھُوْرُ وَالْبَطَلُ الَّذِی ۔۔۔ یَصُوْلُ اِذَا مَا کَانَ یَوْمٌ مُحَجَّلُ
اِذَا کَشَفَتْ عَنْ سَاقِھَا الْحَرْبُ حَشَّھَا ۔۔۔ بِاَبْیَضَ سَبَّاقٍ اِلَی الْمَوْتِ یَرْمُلُ

(مجمع الزوائد جلد 9 ص 151)

یعنی کہ حواری رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زبیرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے عہد پر خوب قائم رہ کر دکھا دیا اور وہ قول کو فعل کے برابر کرتے تھے یعنی جو کہتے تھے اس پر عمل کرتے۔ وہی مشہور شہسوار اور بہادر انسان تھے کہ جب دن روشن ہوتا تو وہ حملہ آور ہوتے تھے۔ (رات کو حملہ نہ کرتے) جب جنگ میں گھمسان کا رن ہوتا تو وہ اسے دہکا کر سفید کرتے اور دوڑتے ہوئے پہلے موت کی طرف بڑھنے کی کوشش کرتے۔

دو نفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کر دیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خدا تعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2011ء)

☆...........☆...........☆

اوقات نماز کی فکر

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’اگر تم اس فکر سے نمازوں کی طرف توجہ دو گے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور دنیاوی معاملات ایک طرف رکھ کر اس کے حضور حاضر ہو جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہاری اس نیک نیت اور اس کی عبادت کرنے کی وجہ سے تمہارے دنیوی معاملات میں بھی برکت ڈالے گا۔

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2016ء)

(مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مرسلہ : نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال و جواب کی شکل میں

خطبہ جمعہ 22 جولائی 2016ء

س: حضرت مسیح موعودؑ کی محنت، مشقت اور صحت کو قائم اور جسم کو چست رکھنے کی بابت کیا بیان فرمایا تھا؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ آپ سست ہرگز نہ تھے بلکہ نہایت محنت کش تھے اور خلوت کے دلدادہ ہونے کے باوجود مشقت سے نہ گھبراتے تھے اور بارہا ایسا ہوتا تھا کہ آپ کو جب کسی سفر پر جانا پڑتا تو سواری کا گھوڑا نوکر کے ہاتھ آگے روانہ کر دیتے اور آپ پا پیادہ بیس پچیس میل کا سفر طے کر کے منزل مقصود پر پہنچ جاتے بلکہ اکثر اوقات آپ پیادہ ہی سفر کرتے تھے اور سواری پر کم چڑھتے اور یہ عادت پیادہ چلنے کی آپ کو آخر عمر تک تھی اور ستر سال سے متجاوز عمر میں جبکہ بعض سخت بیماریاں آپ کو لاحق تھیں اکثر روزانہ ہوا خوری کے لئے جاتے اور چار پانچ میل روزانہ پھر آتے اور بعض اوقات سات میل پیدل پھر لیتے تھے۔

س: حضور انور نے واقفین زندگی کو اپنی صحت کے قائم رکھنے اور سخت جانی پیدا کرنے کی بابت کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! واقفین زندگی جن میں مربیان پہلے نمبر پر ہیں اپنی صحت کے قائم رکھنے اور سخت جانی پیدا کرنے کے لئے ورزش یا سیر کی باقاعدہ عادت ڈالیں۔ اگر سیر نہیں کر سکتے وقت کی کمی کی وجہ سے یا کسی بھی وجہ سے تو کچھ وقت ورزش کے لئے ضرور نکالنا چاہئے۔ جتنے بڑے کام مربیان کے سپرد ہیں انہیں اپنے آپ کو چست اور صحت مند رکھنے کے لئے ورزش کی طرف باقاعدہ توجہ دینی چاہئے۔

س: طلباء بیرون جامعات کے طبی معائنے کے حوالہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! ڈاکٹر نوری صاحب نے مجھے لکھا کہ ہر لحاظ سے بڑے اچھے مربیان ہیں لیکن ان میں بہت سے ایسے تھے جو وزن کے لحاظ سے خطرناک حد تک زائد وزن رکھتے ہیں۔ ان کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ میدان عمل میں جا کر تو اور بھی زیادہ اس لحاظ سے عدم توجہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

س: حضور انور نے جنک فوڈ کے استعمال اور مربیان کو اپنا کھانا پکانے کی بابت کیا راہنمائی فرمائی؟

ج: فرمایا! ان مغربی ممالک میں غیر صحت مند غذا بھی بڑی عام ہے جس کو یہ لوگ خود بھی جنک فوڈ (Junk Food) کہتے ہیں۔ مربیان کو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ پس اس کا بھی خیال رکھیں۔ اگر اکیلے ہیں تو تھوڑا بہت کھانا پکانا بھی مربی کو آنا چاہئے۔

س: ورزش کرنے کے حوالہ سے حضور انور نے اپنا کیا طریق بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! یہ میں صرف آپ کو نصیحت نہیں کر رہا بلکہ میں خود بھی ورزش کرتا ہوں باقاعدہ اللہ کے فضل سے۔ سائیکل ایکسر سائز پہ یا دوسری مشینوں پہ۔ خدا تعالیٰ ابھی تک تو توفیق دے رہا ہے۔

س: حضور انور نے مربیان کو دعوت الی اللہ کے لئے آواز بلند کرنے کی بابت کیا راہنمائی فرمائی؟

ج: فرمایا! خاص طور پر جو واعظین ہیں مربیان ہیں بعض دفعہ میدان عمل میں جب جاتے ہیں دعوت الی اللہ کرنی پڑتی ہے ان کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان کو اونچا بولنے کی پریکٹس کرنی چاہئے۔ بعض دفعہ دینی خدمت کے لئے آواز کو بلند کرنا پڑتا ہے اس لئے اس لحاظ سے بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

س: بعض لوگوں کی اس فکر پر کہ ان کی نیکیوں کی حالت ایک جیسی نہیں رہتی کیا راہنمائی فرمائی؟

ج: فرمایا! بعض دفعہ بعض لوگ بڑی فکر کا اظہار کرتے ہیں کہ ہماری نیکی کی حالت ایک جیسی نہیں رہتی بڑی فکر ہے۔ یہ بڑی اچھی بات ہے۔ آنحضرت ﷺ کے پاس بھی ایک صحابی آئے انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ میں تو منافق ہوں میں جب آپ کے پاس مجلس میں بیٹھتا ہوں تو میری حالت اور ہوتی ہے اور جب آپ کی مجلس سے اٹھ کر چلا جاتا ہوں تو میری حالت اور ہوتی ہے۔ یعنی نیکی کی اور دلی پاکیزگی کی حالت وہ نہیں رہتی جو آپ کی صحبت میں ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ یہی تو مومن کی علامت ہے تم منافق نہیں ہو۔ جب یہ احساس ہوتا ہے تو پھر انسان دعا اور استغفار سے اپنی حالت بہتر کرنے کی طرف توجہ کرتا ہے۔

س: حضرت مصلح موعود نے بعض ماؤں کی اپنے بچوں کی صحت کو قائم رکھنے کی غیر معمولی فکر کو بیان کرتے ہوئے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

ج: فرمایا! بعض بچوں کی صحت عموماً ماؤں کے وہم کی وجہ سے ٹھیک رہتی ہے۔ بچے کو ذرا سی بھی تکلیف ہو تو ماں اسے انتہائی سمجھ لیتی ہے کہ پتہ نہیں کیا ہو گیا اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کا توجہ سے علاج کرواتی ہے اور بچہ بیماری کے مزمن ہو جانے سے زیادہ بڑھنے سے اور خطرناک ہونے سے بچ جاتا ہے لیکن بعض مائیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں بچہ کی بیماری کا اس وقت علم ہوتا ہے جب وہ مزمن شکل اختیار کر لیتی ہے اور علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ غرض ماں کا وہم بھی بچے کی صحت کے لئے بہت مفید ہوتا ہے۔ اپنی روحانیت کے بارے میں بھی فکر مند رہنا چاہئے۔ پس حقیقت میں نیکیوں میں بڑھنے والے اور اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق قائم رکھنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو ماں کی طرح فکر مند رہتے ہیں۔

س: صحابہ کا اپنی عملی اصلاح میں بہتری کے طریق کو بیان کریں؟

ج: فرمایا! آنحضرت ﷺ کے صحابہ تو وہ خوش قسمت تھے کہ جب اپنی حالت پر غور کر کے فکر مند ہوتے تو آپ کی صحبت میں چلے جاتے تھے اور پھر آنحضرتؐ کی قوت قدسی کی وجہ سے اپنا علاج کر لیتے تھے۔

س: افراد جماعت کے باہمی دکھ درد اور خوشی غمی کے موقع پر کیا طریق اختیار کرنا چاہئے؟

ج: فرمایا! اپنے محسنوں اور ان کی اولادوں کیلئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ خوشی اور غمی کے موقع پر ان کو محسوس کرنا چاہئے اور افراد جماعت کے لئے عمومی طور پر بھی ہمارے خوشی اور غمی کے اظہار ہونے چاہئیں۔ یہ چیز ہے جو جماعت میں اکائی پیدا کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔

س: اخبار پڑھنے کے متعلق حضور انور نے کیا فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود باقاعدہ اخبار پڑھا کرتے تھے۔ ہمارے ان لوگوں کیلئے جن کے سپرد دین کے کاموں کی ذمہ داری ہے اس میں ایک سبق بھی ہے کہ ان کو باقاعدہ اخبار بھی پڑھنے چاہئیں اور چھوٹی چھوٹی خبروں کو بھی دیکھ لینا چاہئے۔

س: دینی غیرت کے متعلق حضرت مصلح موعود نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ عبدالحکیم پٹیالوی نے ایک تفسیر بھی لکھی تھی اور اس میں بہت کچھ حضرت خلیفہ اول سے پوچھ کر لکھا تھا جب عبدالحکیم نے اپنے (انکار) کا اعلان کیا تو میں نے دیکھا آپ نے گھبرا کر اپنے شاگردوں کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ جاؤ اور جلدی میرے کتب خانے میں سے عبدالحکیم کی تفسیر نکال دو۔ پس یہ دینی غیرت اور خدا تعالیٰ کا خوف ہے جو ہمارے لئے ایک نمونہ ہے۔

س: جماعت پر اعتراض کرنے والوں کے بارہ میں حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! بعض لوگ جماعتی فیصلوں پر اعتراض کر دیتے ہیں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ نظام کی درستی کے لئے اتحاد خیالات کا ایک دائرہ ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ ایک اختلاف بڑا نظر آئے لیکن اگر وہ کسی فتنے کا موجب نہ ہو تو اس اختلاف رکھنے والے کو جماعت میں شامل ہونے کی اجازت دے دی جائے لیکن ایک دوسرا شخص خواہ اس سے کم اختلاف رکھتا ہو لیکن اس کا اختلاف کسی فتنے کا موجب ہو تو اسے جماعت سے نکال دیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں کہ درحقیقت بعض باتیں وقتی فتنے کے لحاظ سے بڑی ہوتی ہیں حالانکہ وہ اصل میں چھوٹی ہوتی ہیں اور بعض باتیں وقتی فتنے کے لحاظ سے چھوٹی ہوتی ہیں حالانکہ اصل میں وہ بڑی ہوتی ہیں۔ پس وقتی فتنے کے لحاظ سے کبھی بڑی بات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور چھوٹی بات پر ایکشن لے لیا جاتا ہے مگر ان لوگوں نے جو اعتراض کرنے والے ہیں کبھی عقل سے کام نہیں لیا ان کا مقصد صرف اعتراض کرنا ہوتا ہے۔

س: حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں دعوت الی اللہ کا ذریعہ کیا تھا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کے زمانے میں دعوت الی اللہ اشتہارات کے ذریعہ ہوتی تھی وہ اشتہارات دو چار صفحات پر مشتمل ہوتے تھے اور ان کی کثرت سے اشاعت کی جاتی تھی۔

س: کس ملک کی نیوز ایجنسی نے ہمارے نمائندہ سے دین حق کی بارہ میں انٹرویو کیلئے رابطہ کیا؟

ج: فرمایا! سویڈن کی نیوز ایجنسی ہے یا ٹیلیویژن ہے انہوں نے امریکہ میں ہمارے نمائندے سے رابطہ کیا کہ سویڈن میں دین حق کے بارے میں کافی اب توجہ پیدا ہو رہی ہے۔

س: وسیع پیمانے پر پیغام پہنچانے کا ذریعہ کیا ہے؟

ج: فرمایا! اشتہارات یا خبروں یا پریس کے ذریعہ سے بہت وسیع پیمانے پر پیغام پہنچتا ہے جو عام لٹریچر کے ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتا۔

س: اخباروں میں اشتہار دینے پر اعتراض کرنے والوں کو حضور انور نے کیا جواب دیا؟

ج: بعض لوگ بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ اخباروں میں اشتہار دینے کا کیا فائدہ۔ اشتہار دینے کا فائدہ ہوتا ہے کیونکہ ان اخباروں کے سرکولیشن سے جماعت کا تعارف لوگوں میں پہنچتا ہے جبکہ لٹریچر آپ بڑی مشکل سے دو مہینے میں جتنا تقسیم کرتے ہیں بعض دفعہ ایک اخبار سے ایک دن میں اس سے زیادہ لوگوں تک وہ خبر پہنچ جاتی ہے۔

س: توکل کرنے والوں کا خدا تعالیٰ خود کفیل ہوتا ہے۔ اس حوالہ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مصلح موعود نے ایک دفعہ بچوں کی تربیت کے لئے ایک مضمون لکھا جس میں حضرت مسیح موعود کی ایک کہانی کا ذکر کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرنا اور سچا تقویٰ انسان کو اس قابل بنا دیتا ہے کہ خدا تعالیٰ خود اس کا کفیل ہو جاتا ہے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ ایک بزرگ کہیں سفر پر جا رہے تھے اور ایک جنگل میں ان کا گزر ہوا جہاں ایک چور رہتا تھا اور جو ہر آنے جانے والے مسافر کو لوٹ لیا کرتا تھا۔ اپنی عادت کے موافق اس بزرگ کو بھی لوٹنے لگا۔ بزرگ موصوف نے اسے فرمایا کہ ’’تمہارا رزق آسمان پر موجود ہے تم خدا پر بھروسہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو‘‘۔ چوری چھوڑ دو خدا تعالیٰ خود تمہاری ضرورتوں کو پورا کر دے گا چور کے دل پر اثر ہوا اس نے بزرگ موصوف کو چھوڑ دیا اور ان کی بات پر عمل کیا یہاں تک کہ سونے چاندی کے برتنوں میں اسے عمدہ عمدہ قسم کے کھانے ملنے لگے۔

س: حضور انور نے کن دو افراد کی نماز جنازہ غائب پڑھائی؟

ج: (۱) مکرم الحاج ڈاکٹر ادریس بنگورا صاحب نائب امیر اوّل سیرالیون جو 3 مئی 2016ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔

(۲) مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ اہلیہ خالد سیف اللہ خان صاحب نائب امیر آسٹریلیا جو 21 جولائی 2016ء کو آسٹریلیا میں وفات پا گئیں۔

مقام و عظمت خلافت
حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی نظر میں

مرتبہ: مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

اطاعت خلافت

خلفاء کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور وہ بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ کی وجہ سے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ میری اور میرے خلفاء کی سنت تمہارے لئے اسوہ ہے۔ خلیفہ سے مراد وہ شخص ہوتا ہے جو اپنا کچھ نہیں رکھتا بلکہ وہ نبی متبوع کے وجود کا ایک حصہ ہوتا ہے اور اسی کا رنگ اس کے اوپر چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ اسی لئے آپ نے فرمایا کہ خلفاء کی سنت بھی تمہارے لئے اسوہ ہے۔ یعنی اگر کسی وقت کسی مقام پر کسی زمانے میں میرا جو حسن ہے یا مجھ پر خدا تعالیٰ کی صفات کا جو رنگ چڑھا ہوا ہے وہ تمہیں صاف اور واضح طور پر نظر نہ آئے تو میرے خلفاء کی طرف دیکھ لینا کیونکہ جوان کا رنگ ہے وہ ان کا اپنا نہیں ہے بلکہ میرے نائب ہونے کی حیثیت سے ان میں میرا ہی حسن جلوہ گر ہے۔ اُن پر میرا ہی رنگ چڑھا ہوا ہے۔ اگر زمانہ کی دوری یا مکان کی دوری کی وجہ سے تمہیں کوئی شبہ پیدا ہو تو اس وقت جو میرے نائب اور خلفاء ہوں گے اُن کے اندر تمہیں میرے حسن اور میری سنت کا اسوہ نظر آئے گا۔ اس لئے تم اُن کی پیروی کرنا۔

پس چونکہ خلفاء کا اپنا کچھ نہیں ہوتا اس لئے ان کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور یہ اس لئے نہیں کہ اس طرح خدا تعالیٰ اُن کو کوئی رفعت دینا چاہتا ہے۔ اُن کے لئے تو خدا تعالیٰ کا پیار کافی ہے۔ اس لئے ان کو تو کسی اور رفعت کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ان کی اطاعت کا حکم دراصل اس لئے دیا گیا ہے کہ ان کے ذریعہ خدا تعالیٰ تمہیں رفعت بخشنا چاہتا ہے۔ اگر تم ان کی اطاعت نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم ابلیس بن جاؤ گے اگر تم ابلیس نہیں بننا چاہتے تو پھر تمہیں خلفاء کی اطاعت کرنی پڑے گی۔ تمہیں ان کی کامل طور پر اور بشاشت کے ساتھ اطاعت کرنی پڑے گی۔

پس خلافت کے زمانہ میں یہ گدی والی ولایت ہو ہی نہیں سکتی۔ جب خلافت کا زمانہ نہ ہو تو اس وقت گدی والی خلافت سے ملتی جلتی خلافت ہوتی ہے۔ وہ بھی حقیقتاً گدی والی خلافت نہیں ہوتی لیکن ایک تھوڑے سے دائرہ کے اندر ایک نائب رسول اپنی محدود صلاحیتوں کے ساتھ امت ...... کے ایک حصے کے شیرازہ کو مضبوط اور ان کے اتحاد کو قائم رکھتا ہے۔ لیکن ہر خلافت کے زمانہ میں جہاں ہزاروں لاکھوں اولیاء ہو سکتے ہیں اور ہوتے ہیں وہاں ایک بھی خدا کا پیارا اور محبوب گدی والا ولی نہیں ہے اور وہ خدا تعالیٰ کا پیارا کیا ہوا جس نے اپنی دعاؤں اور خوابوں کو اپنی روزی کا ذریعہ بنا لیا ہو۔ کیا ایسا شخص خدا تعالیٰ کو رزّاق نہیں سمجھتا کہ کسی دوسرے کی طرف ہاتھ اٹھانے کی ضرورت پڑ گئی؟

(خطبہ جمعہ 17 مارچ 1972ء)

نظام خلافت کا احترام

جس طرح آپ کے دلوں میں نظام خلافت کا احترام ہے اسی طرح بیرون پاکستان کے احمدیوں کے دل میں بھی خلافت سے بہت پیار ہے۔ وہ تو بیچارے میرے جانے پر مختلف کاموں کی وجہ سے تھکے ہوئے ہوتے ہیں مگر کام کئے جاتے ہیں۔ دراصل خلافت ایک انسٹی ٹیوشن ہے۔ ایک فرد نہیں ہے یہ وہ چیز ہے جس کے متعلق میں نے ڈنمارک کے پادریوں سے کہا تھا کہ تمہارا سوال غلط ہے۔ انہوں نے پوچھا تھا آپ کا مقام جماعت احمدیہ میں کیا ہے؟ میں نے جواب دیا تھا میں اور جماعت احمدیہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ اس واسطے میرا مقام جماعت احمدیہ میں کیا ہے یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ (خطبہ جمعہ 13 جولائی 1973ء)

عاجزی کا مقام

یہاں ہمارے علاقے کے افسر صاحب کہنے لگے کہ کوئی نوجوان احمدی اپنی قیادت بدلنا چاہتا ہے یعنی خلیفہ وقت کو اتار کر نیا خلیفہ بنانا چاہتا ہے۔ جس کے سامنے اس نے بات کی وہ تو ہنس پڑا اس نے کہا تم تو اتنی دیر سے یہاں ہو لیکن جماعت کو جانتے ہی نہیں۔ دنیا میں قیادتیں بدلا کرتی ہیں جو سیاسی قیادتیں ہیں وہ بدلا کرتی ہیں اپنی کمزوریوں کے نتیجہ میں۔ لیکن جو کمزور ہے اور کمزوری پر ہی راضی ہے خدا کا ایک عاجز بندہ ہے جسے خلیفہ وقت بنا دیا جاتا ہے اور وہ ہر آن چھوٹی سے چھوٹی چیز کے لئے خدا تعالیٰ کا محتاج ہے اور اپنے اس مقام کو کبھی بھولتا نہیں اور ہمیشہ یاد رکھتا ہے اور اعلان کرتا ہے پبلک میں کہ میرے جیسا عاجز انسان کوئی نہیں وہ کس مقام سے نیچے گرے گا۔ اس کا مقام تو ہے ہی عاجزی کرنا لیکن جس ہستی نے اس کا ہاتھ پکڑا ہے اس کی قدرتوں کا تو دنیا کی طاقتیں یا دنیا کے ذہن ساری عمر مقابلہ نہیں کر سکتے۔ دنیا عدم علم یا جہالت کی وجہ سے سب کے ساتھ یہی کرتی رہی ہے جو لوگ سوچتے رہتے ہیں وہ اسے سوچتے رہیں۔

حضرت مسیح موعود کی ایک انگوٹھی کے اوپر یہ مولا بس کندہ ہے۔ آپ کی تین انگوٹھیاں تھیں جو بعد میں تین بیٹوں کو ورثے میں ملیں۔ ان میں سے ایک الیس اللہ والی انگوٹھی ہے جو تین دفعہ قرعہ اندازی کے بعد حضرت مصلح موعود کو جو حضرت مسیح موعود کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے وراثت میں ملی تھی لیکن جب ان کو اللہ تعالیٰ نے خلعت خلافت عطا کیا تو آپ نے سمجھا کہ یہ الیس اللہ والی انگوٹھی (جو اس وقت میں نے پہن رکھی ہے) خاندانی ورثے میں نہیں جانی چاہئے بلکہ خلافت میں چلنی چاہئے۔ چنانچہ یہ انگوٹھی خلافت ثالثہ کے قیام پر مجھے دی گئی۔

اب ضمناً یہ بات آ گئی ہے تو میں سب کو سنا دیتا ہوں تا کہ اس کے بارہ میں اگلی نسلوں کے لئے آپ سب کی گواہی رہے۔ حضرت مصلح موعود نے یہی انگوٹھی جو اس وقت میری انگلی میں ہے اور جس پر میں نے کپڑا چڑھایا ہوا ہے ہماری محترمہ آپا صدیقہ صاحبہ کو دی اور یہ کہا کہ میری وفات کے بعد جو بھی خلیفہ منتخب ہو یہ اس کی ہو گی اور اس کے بعد جو خلیفہ ہو اس کی ہو گی۔ جب تک یہ سلسلہ خلافت جماعت ...... میں قائم رہے یہ انگوٹھی ایک خلافت سے دوسری خلافت کی طرف منتقل ہو گی۔ ایک بڑے بیٹے سے دوسرے بیٹے کی طرف منتقل نہیں ہو گی۔ چنانچہ انتخاب خلافت کے بعد اس وصیت کے ساتھ ہماری محترمہ آپا صدیقہ صاحبہ نے یہ انگوٹھی مجھے دی۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 27 جولائی 1977ء)

صد سالہ جوبلی کی سکیم

میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ میرے نزدیک تو ہماری کامیابی کا زمانہ جسے قریباً آخری کامیابی کہنا چاہئے وہ دوسری صدی ہے جس کے لئے صد سالہ جوبلی فنڈ بھی قائم ہوا اور صد سالہ جوبلی کا منصوبہ بھی تیار ہو رہا ہے۔ جس صدی کا ہم نے استقبال کرنا ہے، ...... کے غلبہ کی صدی۔ پس ...... کے غلبہ کی صدی نوع انسانی کے امت واحدہ بن جانے کی صدی آ رہی ہے تو یہ ساری پیشگوئیاں اور یہ سارے مقاصد ختم ہو گئے اور ایک منافق کی بڑ کی طرف ایک مومن کان دھرے گا؟ یہ تو ویسے ہی نہیں ہو سکتا۔ میں بھی جانتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ کہ جماعت کس قسم کی ہے لیکن ان کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ان کے لئے توبہ کا دروازہ بند نہ کرے کیونکہ بہت سے منافقوں کو خدا تعالیٰ نے توبہ کی توفیق دی اور پھر انہوں نے قربانیاں دیں بلکہ بہت سے کافروں کو توبہ کی توفیق دی اور انہوں نے قربانیاں دیں۔ (الفضل یکم جون 1978ء)

ایک اور دعا ہے جماعت کی میں نے یورپ میں بھی کہا۔ 1967ء میں کوپن ہیگن میں پادری اور کچھ اور دوست بارہ حواریوں کی تعداد میں مجھ سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے ان سے بھی میں نے کہا تھا کہ میں سمجھتا ہوں مجھ میں اور جماعت میں کوئی فرق نہیں کیونکہ یہ ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ سب کا مقصد ایک ہے، ایک جہت ہے جس کے لئے ہم کوشش کر رہے ہیں ایک مقصد ہے جس کے لئے ہم دعائیں کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی اپنی بساط کے مطابق قربانیاں پیش کر رہے ہیں اور اخلاص اور وفا کا نمونہ دکھا رہے ہیں۔ پس خلیفۂ وقت اور جماعت کو علیحدہ کیسے کیا جا سکتا ہے ساری جماعت اپنی جگہ دعائیں کر رہی ہے لیکن یہ جو ایک وجود ہے اس میں خلافت کا ایک بڑا ہی اہم مقام ہے اور یہ نہ خریدا جا سکتا ہے اور نہ چھینا جا سکتا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی دین ہے۔ اسی سفر میں مجھ سے کسی نے پوچھا کہ خلافت سے پہلے کبھی آپ نے سوچا کہ خلیفہ بن جائیں گے میں نے کہا:

"No sane person can aspire to this."

کوئی عقلمند آدمی سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ یہ اتنی بڑی ذمہ داری ہے کوئی سوچے گا کیسے۔ کوئی احمق ہی ہو گا، پاگل ہو گا جو یہ کہے گا کہ مجھے یہ ذمہ داری مل جائے۔

خلافت کے متعلق یہ جاننا چاہئے کہ بعض بیوقوف دماغ یہ سمجھتے ہیں کہ مثلاً حدیث میں آتا ہے کہ ایک وقت آئے گا جہنم میں سے ہر آدمی کا جب علاج ہو جائے گا تو باہر نکل آئے گا جو سزا ہے وہ مل چکی ہو گی تو جہنم خالی ہو جائے گی۔ جب جہنم خالی ہو جائے گی تو وہاں تمثیلی زبان میں نہ دروازے بند ہوں گے نہ پہرہ دار ہوں گے اور ہوا جہنم کے دروازوں کو ہلا رہی ہو گی۔ وہ کھلے ہوں گے آگ ختم ہو چکی ہو گی کوئی بھی نہیں ہو گا اس میں۔ بعض بیوقوف یہ سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا دربار بھی نعوذ باللہ اسی طرح اس کی حمد و ثنا کرنے والوں سے خالی ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے دربار میں تو ہر وقت ایسے لوگ موجود رہتے ہیں جو اپنی اپنی سمجھ کے مطابق اور استعداد کے مطابق اس کو پہچاننے والے، اس کے آگے جھکے ہوئے، اس کی حمد کرنے والے، اس کی تسبیح کرنے والے اور اس کے قرب کو حاصل کرنے کی تڑپ رکھنے والے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے کیا ہی پیارا شعر فرمایا ہے۔

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

ہزاروں لاکھوں آدمی، خدا کے بندے خدا کے دربار میں حاضر رہتے ہیں۔ کوئی ایک آدمی یہ سمجھے کہ خدا مجبور ہو گیا میں اکیلا اس کے دربار میں تھا اور اس نے مثلاً میں اپنی مثال لیتا ہوں، اگر میں یہ سمجھوں کہ میں اکیلا ہی تھا اور خدا مجبور ہوا مجھے خلیفہ مقرر کرنے کے لئے یعنی مجھے پکڑ لے اور خلیفہ مقرر کر دے تو میرے جیسا پاگل دنیا میں اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس بھرے دربار میں سے خدا نے اپنی مرضی

چلائی۔ہم تو اس وقت (یعنی انتخابِ خلافتِ ثالثہ کےوقت) آنکھیں نیچی کئے ہوئے اپنے غم میں اور اپنی فکروں میں بیٹھے ہوئے تھے لیکن یہ سمجھنا کہ جس آدمی کو خدا تعالیٰ کسی کام کے لئے چنے دنیا کا کوئی انسان یا منصوبہ خدا تعالیٰ کے اس انتخاب کو غلط کر سکتا ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ دینے والا تو وہی خدا ہے۔عقل ہے،سمجھ ہے، ہمت ہے، خدا کے در کے علاوہ آپ کون سی چیز کہاں سے لے کر آتے ہیں۔

یہ مقام ہے خلافت کا۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَیں جن کوخلیفہ بناؤں گا اور یہ یاد رکھیں خصوصاً نئی نسل کہ انتخاب ہوتا ہے لیکن خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے۔

حضرت خلیفہ اوّل کے زمانہ میں بعض لوگوں نے جو بعد میں الگ ہو گئے تھے ان میں سے کسی نے کہا کہ ہم نے خلیفہ منتخب کیا ہے آپ نے فرمایا مَیں تمہارے انتخابِ خلافت پرتھوکتا بھی نہیں ہوں مجھے جس نے خلیفہ بنانا تھا اس نے بنا دیا۔

میری خلافت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد مجھے اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا:......اور یہ بتانے کے لئے کہ میں تیرے ساتھ ہوں خدا تعالیٰ بڑا پیار کرنے والا ہے اس کے پیار کو حاصل کریں۔ بالکل شروع خلافت کے زمانہ کی بات ہے۔حضرت مصلح موعود کا جب وصال ہوا تو میں ٹی آئی کالج میں پرنسپل تھا۔......خلافت کے بڑے تھوڑے عرصہ کے بعد غالباً 1966ء میں نومبر کی بات ہے ظہر کی نماز پڑھانے کے بعد میں واپس آیا اور دفتر کے اوپر کمرے میں سنتوں کی نیت جب باندھی تو میرے سامنے خانہ کعبہ آ گیا یعنی کشفی حالت میں نہیں جس میں آنکھیں بند ہو جاتی ہیں بلکہ کھلی آنکھوں کے ساتھ دیکھا یعنی نظارہ یہ دکھایا گیا کہ میرا رُخ ایک Angle بائیں طرف اور مَیں نے سیدھا کر لیا منہ، خانہ کعبہ کی طرف اور نظارہ بند ہو گیا۔ میں نے سوچا کہ یہ تو نہیں خدا کا منشا کہ مَیں ہر دفعہ (ہمارے مکان قبلہ رُخ نہیں بنے ہوئے اپنا خود ہی ایک اندازہ کرنا پڑتا ہے) آ کر قبلہ ٹھیک کروایا کروں گا۔ مطلب یہ ہے کہ میں تمہارا منہ جس مقصد کے لئے تمہیں کھڑا کیا ہے اس سے اِدھر اُدھر نہیں ہونے دوں گا۔

سینکڑوں بعض دفعہ ہزاروں (سال کے اندر) ایسی پریشانیاں ہیں کہ جو خلیفۂ وقت کی دعاؤں سے معجزانہ طور پر دور ہو جاتی ہیں۔کئی ایک کا مَیں ذکر کر چکا ہوں۔ پریشانیاں آتی رہتی ہیں مَیں تو خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔وَ لَا فَخْرَ۔میرے لئے تو فخر کی بات نہیں خدا تعالیٰ میرے ذریعہ مومنین کی جماعت کے خوف کو بدلتا ہے تو یہ اس کی شان ہے ......مَیں تو خدا تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہوں میں یاد بھی نہیں رکھتا مَیں نے ایسے کوئی رجسٹر بھی نہیں بنائے ہوئے مَیں بھول جاتا ہوں۔ کئی دفعہ لوگ آ کر بتاتے ہیں کہ جی آپ نے اپنی فلاں خواب بتائی تھی اور وہ پوری ہوگئی ہے اور مجھے وہ خواب یاد بھی نہیں ہوتی۔ میری یہ عادت ہے۔ میرے ساتھ خدا کا یہ سلوک ہے مَیں کہا کرتا ہوں کہ مَیں پانی کے کنارے کھڑا ہوں مجھے سٹور کرنے کی ضرورت نہیں۔ خدا تعالیٰ مجھے دیئے چلے جاتا ہے اس قسم کے نشان بھی دکھلاتا ہے اور بڑی کثرت کے ساتھ دکھلاتا ہے۔

یہ مسئلہ دوست اچھی طرح سے یاد رکھیں کہ تمکینِ دین یعنی وہ دین جسے خدا تعالیٰ نے...... کے لئے پسند کیا اس کو مستحکم طور پر قائم کرنا یہ خلافت کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے اور یہ ایک بنیادی اصول ہے اور اس کے مقابلہ میں جزئیات نہیں پیش کی جا سکتیں۔

مَیں تمہیں شریعت...... سے استہزا نہیں کرنے دوں گا جس طرح حضرت عمر نے نہیں کرنے دیا تھا اور اس اصول کے ماتحت کوئی خلیفہ پہلے خلیفہ کے فیصلوں کا پابند نہیں یہ بھی دوست اچھی طرح سے سن لیں۔ اس نے اپنے حالات کے مطابق شریعت ...... کے وقار اور عزت اور احترام کو قائم کرنا ہوتا ہے۔ حضرت عمر نے وہ فیصلہ کیا جو حضرت ابو بکر نے نہیں کیا تھا وہ پابند نہیں تھے۔کوئی کھڑا ہو جاتا اور کہتا کہ حضرت ابو بکر نے تو کبھی نہیں فرمایا تھا کہ اگر کوئی شخص اکٹھی تین طلاقیں دیتا ہے تو میں تین ہی قرار دوں گا آپ کون ہو گئے کہنے والے نہ کسی اور خلیفہ کو یہ کہا جا سکتا ہے۔ خلافت کا کام ہے شریعت ......کے احترام کو قائم کرنا۔

پس میرا یہ کام ہے کہ میں تمہیں شریعت سے استہزا نہ کرنے دوں۔ تمہاری مرضی ہے کہ جماعت مبائعین میں رہو یا چھوڑ کر چلے جاؤ۔ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں مَیں کسی کی مردہ کیڑے کی حیثیت بھی نہیں سمجھتا۔ خدا تعالیٰ خود میری راہنمائی کرتا ہے مَیں نے تم سے دین نہیں سیکھنا تم نے مجھ سے دین سیکھنا ہے۔ خلافت کے متعلق تو قرآن نے اعلان کر دیا ہے اسی آیت استخلاف میں کہ یہ ہم نے Institute (منصب) اس لئے بنایا ہے کہ دین کو محکم کریں اور تمہاری پریشانیاں دور کریں۔ جب پریشانی کا وقت آتا ہے تو تم میرے پاس آ جاتے ہو اور جب ہزار دو ہزار پاؤنڈ بچانے کا وقت آتا ہے تو تم شریعت ...... سے استہزا کرنے لگتے ہو ایسا نہیں ہوگا۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے آخری ہزار سال تو بہرحال خدا اور اس کے مسیح کا ہے اور صلاح کا اور تقویٰ کا اور خیر کا اور برکت کا ہے۔ آخر یہ اگلا ہزار سال حضرت مسیح موعود کا ہے اور کسی نے زندہ تو رہنا نہیں۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جدا ہو گئے تو اور کس نے زندہ رہنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اور نہ کسی کے دل میں ہمیشہ زندہ رہنے کی خواہش پیدا ہوئی نہ اپنے رہنے کی خواہش کبھی پیدا ہو سکتی ہے یعنی اگر کسی انسان کو زندہ رہنا چاہئے تھا تو وہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے وہ وفات پا گئے تو اب ہم کیا سوچیں اور کیا خواہشات رکھیں لیکن ہمیں یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی خلافت قائم رہے گی اور کوئی خلیفہ بھی ایسا نہیں آئے گا جو تمہیں شریعت ...... سے استہزا کرنے کی اجازت دے دے کیونکہ اگر ایسا ہوا تو پھر تو گویا خلافت ختم ہوگئی۔ تو یہ بھی دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مقامِ خلافت سمجھنے کی توفیق عطا کرے اور خلافت سے جو برکات وابستہ ہیں اُن کو حاصل کرنے کی توفیق عطا کرے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 12 مارچ 1983ء)

نظام خلافت میں تسلسل

شروع خلافت میں فضل عمر فاؤنڈیشن کا ایک منصوبہ تیار کیا گیا تھا۔ دراصل جوبلی فنڈ کا جو منصوبہ تھا وہ ایک پُل کا کام دیتا ہے خلافت ثانیہ اور خلافت ثالثہ کے درمیان۔ یہ نہ سمجھیں کہ خلافت کے بدلنے کے ساتھ کوئی نئی کوشش ہوتی ہے۔ تسلسل ہے جس کے اندر کوئی روک نہیں۔ جس میں یہ ڈر نہیں کہ ٹوٹ گیا اور نئے سرے سے آ گیا ہے۔ ایک جگہ ٹھہر کر نئے سرے سے حرکت نہیں ہوتی۔ ایک مسلسل حرکت حضرت مسیح موعود کی بعثت کے ساتھ شروع ہوئی ہے وہی حرکت حضرت مسیح موعود کی تسلسل کے ساتھ آگے سے آگے Momentum gain کرکے بڑھ رہی ہے۔

’’میں تو حیران ہوں اور حیرت میں گم ہوں اور اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی عظمت میرے اس زمانہ میں اس بات سے ثابت ہوئی کہ میرے جیسے عاجز انسان کا اس نے ہاتھ پکڑا اور اعلان کیا کہ اس ذرہ ناچیز سے میں دنیا میں انقلاب بپا کر دوں گا اور کر دیا۔‘‘

(خطاب جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1981ء)

غزل

دیپ دیوار پر قطاروں میں
آپ آئے نہیں بہاروں میں

آنکھ بھیگی ہے ان نظاروں میں
جان! آ جاؤ جاں نثاروں میں

دشمنِ جاں ہوئے ہزاروں میں
کون شامل ہو غمگساروں میں

ساتھ رہتے ہیں اور نہیں ملتے
پیار کیسا ہے دو کناروں میں

بغض و نفرت کی آگ سے بچنا
پھول کھلتے نہیں شراروں میں

زندگانی کا یہ خلاصہ ہے
پیار بانٹا ہے غم کے ماروں میں

انور ندیم علوی

بقیہ از صفحہ 5: فیض اللہ خان بلوچ صاحب

واپس آ گیا تو مجھے کہنے لگے تم بالکل فکر نہ کرو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے کچھ بہتر مقدر کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی یہ دعا قبول بھی فرمائی اور کچھ عرصہ میں ہی مجھے اچھی ملازمت مل گئی اور اچھے خاندان میں رشتہ بھی ہو گیا۔

میرے والد صاحب کئی سال سے نابینا ہیں اور بڑھاپے کی وجہ سے خود اچھا چل پھر بھی نہیں سکتے۔ چچا جان بلا ناغہ ہمارے گھر صبح آتے اور والد صاحب کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے جاتے۔ موسم کے مطابق اچھی جگہ پر ان کیلئے چارپائی کا انتظام کرتے اور ان سے گاؤں کی پرانی باتیں کرتے۔ اور حالاتِ حاضرہ پر تبصرے کرتے اور پھر کچھ دیر بعد والد صاحب کو اسی محبت کے ساتھ ہمارے گھر واپس چھوڑ جاتے۔

آپ ایک نفاست پسند طبیعت کے مالک تھے آپ ہمیشہ صاف ستھرا لباس پہنتے اور خزاب لگاتے تھے اور چہرے پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ رہتی زندگی کی کوئی مشکل کوئی شدید بیماری آپ کی ان خوبیوں کو نہیں چھین سکی۔ یہی وجہ تھی کہ ستر سال عمر ہونے کے باوجود آپ اپنی عمر سے کم عمر دکھائی دیتے تھے۔

چند سال قبل آپ پر فالج کی بیماری کا حملہ ہوا تھا آپ نے اپنی ہمت، ورزش، دعا اور توکل کے ساتھ اس بیماری کا خوب مقابلہ کیا اور کافی حد تک اس بیماری پر قابو پا کر خود چلنے پھرنے اور بولنے کے قابل ہوگئے۔ آپ اپنی بیماری کے باوجود پنجوقتہ نماز محلے کی بیت الذکر میں جا کر ادا کرتے اور اپنی صحت کیلئے خوب دعائیں کرتے اور شکر کے جذبات کے ساتھ متعدد بار اس بات کا اظہار کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفا عطا کر دی ہے۔

آخری دنوں میں چند دن کے اندر ہی آپ کو تین ہارٹ اٹیک ہوئے اور آخری اٹیک آپ کے لئے جان لیوا ثابت ہوا۔

مورخہ 9 جنوری 2015ء کو مولانا مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے آپ کی نمازِ جنازہ بیت المبارک میں پڑھائی۔ بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی غائبانہ نمازِ جنازہ بیت الفضل میں پڑھائی۔

مکرم بیرسٹر مبارک احمد صاحب

بہشتی مقبرہ میں مدفون عظیم لوگ

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی یادیں

ایک روز بہشتی مقبرہ میں گھومتے ہوئے بڑی عظیم ہستیوں کی قبروں پر دعا کرنے کا موقع ملا۔ ان ہستیوں میں جن کے لئے میں چند سطور لکھنا چاہتا ہوں ان میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جن سے خاکسار کو انگلینڈ میں دوران تعلیم مستفیض ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ پہلے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ایک روز جمعہ کی نماز کے بعد امام صاحب حضرت چوہدری رحمت خان صاحب نے میرا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ یہ مبارک احمد صاحب ہیں اور بیرسٹری کر رہے ہیں۔ شاید نادانستہ طور پر میں شرما گیا حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے میرا سیدھا ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ لیا اور سب دوستوں سے ہاتھ ملاتے ہوئے مجھے بیت سے باہر لے گئے اور فرمایا کہ آپ شرمائے کیوں؟ دیکھو امیر کو فرصت نہیں غریب کو مہلت نہیں آپ کی کلاس ہے جو جدوجہد کر سکتی ہے۔ لیکن آپ کو ایک بات بتائیں کہ ہم نے لندن میں کبھی تہجد قضا نہیں کی اور یہ جولائی کا پہلا ہفتہ تھا۔ چنانچہ اس روز خاکسار نے الارم کلاک خریدا اور روزانہ رات کو ایک بجے اٹھنا شروع کر دیا اور اس دوران کبھی کلاک کو بجنے نہیں دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کو بیرسٹری کرنے کا موقع ملا اور آج بھی حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی یادیں میرے دل میں ہلچل مچاتی رہتی ہیں۔

میرے ایک دوست جو بعد میں سپریم کورٹ پاکستان کے بہت نیک نام جج رہے نام تنویر احمد خان۔ جب ہم زیر تعلیم تھے تو وہ بھی خاکسار کے کلاس فیلو تھے ایک دن میرے پاس آئے اور بڑے دکھ سے کہنے لگے کہ لندن آتے ہوئے انہوں نے فارن ایکسچینج منظور نہیں کروائی۔ پاکستان ہائی کمیشن میں کوئی شخص ان کی بات سننے کو تیار نہیں اور صورتحال یہ ہے کہ ان کے والد ان کے اخراجات کا بوجھ اٹھانے کے اہل نہیں۔ تنویر احمد خان صاحب نے کہا کہ اگر کسی طرح ڈاکٹر عبدالسلام صاحب پاکستان ہائی کمیشن کے تعلیم کے نگران کو اشارہ کر دیں تو شاید یہ کام ہو جائے۔ خاکسار نے کہا کہ میں کوشش کرتا ہوں۔ شام کو نماز عصر میں خاکسار کی ملاقات مکرم چوہدری محمد حسین صاحب والد محترم ڈاکٹر عبدالسلام سے ہوئی تو میں نے سارا واقعہ گوش گزار کیا اور خواہش کی کہ میں ڈاکٹر عبدالسلام سے ملنا چاہتا ہوں انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ آپ مجھ سے وعدہ کریں کہ آپ ڈاکٹر عبدالسلام کو صبح 4 بجے ٹیلیفون کریں گے تو میں نے عرض کیا کہ صبح 4 بجے تو بہت جلدی ہے اور سردیوں کے دن ہیں۔ مگر انہوں نے اصرار کیا۔ چنانچہ حسب حکم میں نے صبح 4 بجے ڈاکٹر صاحب کا نمبر ملایا تو ڈاکٹر صاحب نے فوراً ہی خود فون اٹھایا۔ میں نے ملنے کی خواہش ظاہر کی تو ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ناشتہ میرے ساتھ کریں اور ساڑھے سات بجے آ جائیں۔ چنانچہ خاکسار ساڑھے سات بجے صبح ان کے در دولت پر حاضر ہوا تو ڈاکٹر صاحب نے رنگ کے جواب میں خود دروازہ کھولا اور مجھے اندر ڈرائنگ روم میں بٹھایا اور خود ناشتہ لے کر تشریف لائے۔ چنانچہ ہم نے ناشتے کے بعد چائے پیتے ہوئے پورا واقعہ عرض کیا تو انہوں نے فرمایا کہ مقصود صاحب جو تعلیمی اٹیچی ہیں وہ ٹھیک 9 بجے آ جاتے ہیں اور اس وقت ساڑھے آٹھ بج رہے ہیں اور ہم ایک کپ اور چائے پی لیتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب دو کپ چائے اور بنا کر لے آئے اس دوران مختلف موضوع زیر بحث آئے جو ایک الگ داستان ہے۔ ٹھیک 9 بجے ڈاکٹر صاحب نے ٹیلیفون کیا تو مقصود صاحب نے اٹھایا۔ ڈاکٹر صاحب نے بس اتنا فرمایا کہ مبارک صاحب آ رہے ہیں ان کی بات توجہ سے سن لیں۔ چنانچہ خاکسار جب پاکستان ہائی کمیشن پہنچا تو مقصود صاحب کمرے کے باہر انتظار فرما رہے تھے۔ میرا ہاتھ پکڑا اور اپنے دفتر میں لے گئے اور فرمایا آپ نے ڈاکٹر صاحب کو تکلیف کیوں دی میرے پاس آ جاتے اور فرمانے لگے کہ تنویر احمد سے ایک درخواست اس موضوع پر لکھوا دیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں لکھوا کر لاتا ہوں۔ تھوڑی دیر سوچا اور پھر کہنے لگے اس کی کوئی ضرورت نہیں انہوں نے ٹائپسٹ سے ایک درخواست لکھوائی اور کہا کہ نیچے TA Khan لکھ دیں۔ چنانچہ میں نے TA Khan لکھ دیا اور درخواست منظور ہو گی اور تنویر صاحب کو فارن ایکسچینج ملنے لگی۔

☆............☆............☆

مکرم ناصر الدین بلوچ صاحب

چچا جان محترم فیض اللہ خان بلوچ صاحب

ہمارے پڑ دادا جان حضرت حافظ فتح محمد خان صاحب مندرانی رفیق حضرت مسیح موعود 1903ء میں ضلع ڈیرہ غازیخان تحصیل تونسہ شریف کی دور افتادہ بستی مندرانی سے لمبا اور کٹھن سفر طے کر کے قادیان گئے اور حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل کیا آپ نیک پارسا اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ اکثر صبح وشام قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے اور آپ کی آواز میں ایسا جادو تھا کہ احمدی اور غیر از جماعت جو بھی آپ کی قراءت سنتا وہیں کھڑے ہو کر اس میں محو ہو جاتا۔

حضرت حافظ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹے اور ایک بیٹی عطا فرمائی۔ آپ کے چوتھے بیٹے محترم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب جماعت کے معروف شاعر اور سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ تھے۔ آپ کے پانچویں بیٹے عبدالرحیم صاحب میرے دادا جان تھے۔

آپ بہت مخلص، شریف النفس، باجماعت نماز کا التزام کرنے والے اور جماعت سے بے حد محبت کرنے والے خوش الحان تھے ہمیشہ بڑی محبت کے ساتھ حضرت مسیح موعود کا کلام پڑھا کرتے تھے۔

آپ بیت المحمود میں نداء دیا کرتے اور نمازیں ادا کرتے تھے نیز جمعہ والے دن جمعہ سے بہت پہلے ہی بیت اقصیٰ میں جا کر نوافل ادا کرتے۔ آپ کے پانچویں بیٹے میرے چچا جان الحاج فیض اللہ خان بلوچ صاحب تھے جو مورخہ 7 جنوری 2015ء کو مختصر علالت کے بعد طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئے۔ آپ اسمِ بامسمّٰی تھے۔ آپ نے اپنی زندگی میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کما حقہ ادا کرنے کی کوشش کی۔ آپ نے اپنی ذات سے ہمیشہ اپنوں اور غیروں سب کو فیض پہنچایا۔

1980ء کی دہائی کے اوائل میں میں نے جب ہوش سنبھالا تو چچا جان اس وقت روزگار کے سلسلہ میں سعودی عرب رہائش پذیر تھے۔ آپ کو دو دفعہ حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

سعودی عرب میں آپ بڑے ٹرک کے ایک ماہر ڈرائیور تھے۔ ایک دفعہ کام کی زیادتی کی وجہ سے آپ کو ڈرائیونگ کے دوران ہی اونگھ آ گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ پر بڑا فضل کیا اور اس چھوٹے سے لمحے ہی میں خواب میں آپ کی اہلیہ محترمہ نے آپ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر جھنجھوڑ کر جگا دیا جس سے ایک دم آپ کی آنکھ کھل گئی تو آپ نے دیکھا کہ کچھ قدموں پر ہی ایک گہری کھائی تھی جس پر آپ نے فوراً بریک لگائی اور اس حفاظت پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

ایک دفعہ جب آپ سعودی عرب سے رخصت پر پاکستان آئے تو اپنی تمام بھابھیوں کے لئے بہترین جاپانی سوٹ لے کر آئے اور ان کے بچوں کے لئے بھی بہترین تحائف لائے۔ مجھے یاد ہے کہ مجھے ایک سیل سے چلنے والی بہترین کار دی اور میری بہن کو ایک گڑیا دی جو اپنے چھوٹے بچے کو گود میں جھولا کرتی تھی اور یہ دونوں کھلونے کئی سال بعد میں نے شہر کی مارکیٹ میں دیکھے۔

عسر ہو یا یسر ہر دو حالتوں میں آپ نے اپنے بوڑھے والدین کی بھرپور خدمت کی۔ میرے دادا جان اور دادی جان آخری عمر میں بہت ضعیف ہو چکے تھے اور ان کی نظر بھی کافی حد تک ختم ہو چکی تھی۔ وہ جتنی بار بھی آپ کو کسی کام کیلئے بلاتے آپ بڑی محبت کے ساتھ ان کے کام کرتے۔ اپنا کھانا شروع کرنے سے پہلے اپنے والدین کو ان کی چارپائی پر تمام لوازمات کے ساتھ ان کی پسند کے مطابق کھانا پیش کرتے۔ اس خدمت میں آپ کی اہلیہ محترمہ بھی برابر کی شریک تھیں۔

انہی دنوں کی بات ہے گرمیوں کے موسم میں میرے دادا جان اور آپ کے بھائی یعنی چچا جان کے خسر صحن میں سو رہے تھے کہ اچانک گھر کی کچی دیوار ان دونوں بھائیوں کے اوپر آ گری اور دونوں بھائیوں کو فریکچر ہو گیا۔ چچا جان نے مشکل حالات کے باوجود نہ صرف ہسپتال میں ان کا اچھا علاج کروایا بلکہ آپ نے اور چچی جان نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ ان بزرگان کی خدمت بھی کی۔ یہ والدین کی خدمت کا نتیجہ ہی تھا کہ چند سالوں کے بعد ہی اللہ تعالیٰ نے کشائش کی صورت پیدا کر دی اور آپ کو دنیا کی ہر نعمت سے نواز دیا۔

آپ نے اپنی پینتالیس سالہ ازدواجی زندگی بہت اچھی گزاری۔

گھر میں موسم کا کوئی نیا پھل یا اور کوئی نعمت آتی تو اپنی بہو کو سب سے پہلے بلا کر دیتے اور اسے ہمیشہ بیٹی کا پیار دیتے۔

آپ کی صلہ رحمی میں بھی کمال خلوص جھلکتا تھا۔ ہر ایک کی خوشی میں یوں شرکت کرتے کہ اس کی خوشی بڑھ جاتی اور مشکل میں یوں ساتھ دیتے کہ مشکل کا احساس نہ رہتا۔ اللہ تعالیٰ نے جب ہمیں آپ کے گھر کی بیک سائیڈ پر اپنا گھر تعمیر کرنے کی توفیق دی تو گھر مکمل ہونے پر جب ہم شفٹ ہوئے تو رشتہ داروں میں آپ ہی سب سے پہلے ہمارے گھر مبارکباد دینے کے لئے آئے۔ آپ نے اور آپ کے اہلِ خانہ نے ہمیشہ ہی صلہ رحمی اور حقِ ہمسائیگی دونوں کو خوب نبھایا۔ آپ کے گھر میں جب بھی کوئی میٹھی چیز پکتی تو آپ ضرور ہمارے گھر دے کر جاتے۔ ایک دفعہ ہمارے گھر میں سب کو ہی وبائی بخار ہو گیا تھا کئی روز تک چچی جان الگ سے اچھا پرہیزی سالن پکا کر چچا جان کے ہاتھ بھیجتی رہیں۔ چند سال قبل جب خاکسار بیرونِ ملک سے

باقی صفحہ 4 پر

مکرم رانا عبدالرزاق خان صاحب

سیلفی۔ بیماری، شوق یا جنون

خطرناک مقامات پر سیلفی لینے کی کوشش اموات کا سبب بنتی ہے

دنیا میں سیلفی پوٹریٹ کا سلسلہ کیمرے کی ایجاد کے ساتھ ہی شروع ہو گیا تھا تاہم سمارٹ فون کے متعارف ہونے کے بعد یہ ایک عام سی بات ہوگئی۔ اس لفظ کی شہرت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آکسفورڈ انگلش ڈکشنری نے لفظ ''سیلفی'' کو 2014ء کا ''ورڈ آف دی ایئر'' قرار دیا ہے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی کے مطابق کیمرے سمارٹ فون یا ویب سے اتاری گئی تصویر جنہیں سماجی ویب سائٹ پر پوسٹ کیا جاتا ہو ''سیلفی'' کہلاتی ہے۔

ایک اندازے کے مطابق سال 2014ء میں تقریباً 88 ارب سے زائد سیلفیاں بنائی گئیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہر انسان کی اوسط 12 سے زائد تصاویر ہوں گی سیلفی اب صرف ایک تصویر کا سٹائل نہیں بلکہ ایک بیماری اور جنون کی حد تک لوگوں کے سروں پر سوار اور اکثر لوگ خطرناک مقامات پر سیلفی لینے کے شوق میں اپنی جان بھی گنوا بیٹھتے ہیں جب کہ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کی ایک رپورٹ کے مطابق سیلفی لینے کی کوشش میں مرنے والوں کی تعداد رواں برس شارک مچھلی کے حملوں میں مرنے والوں سے بھی زیادہ ہے بچوں سے لے کر بڑوں تک یہاں تک کہ بوڑھوں تک اس سیلفی کے مرض میں مبتلاء ہیں اور اس میں کچھ اس طرح جکڑے ہوئے ہیں کہ سیلفی لینے کے لئے نہ ہی وقت دیکھا جاتا ہے اور نہ جگہ۔ چاہے بس سٹینڈ ہو تفریحی مقام ہو یا ہوٹل ہو بیڈروم ہو یا شاپنگ مال ہو سمندر ہو بس موبائل نکالا اور سیلفی لینا شروع ہو جاتے ہیں اس جنون سے اب تک کئی افراد کی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ برس سیلفی لیتے ہوئے 12 افراد اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ سیلفی کے باعث مرنے والوں کی وجہ خطرناک مقامات پر کھڑے ہو کر سیلفی لینا بتائی جاتی ہے۔

سیلفی حادثات

کچھ ایسا ہی واقعہ چند دن پہلے پیش آیا جب راولپنڈی کا 22 سالہ نوجوان موبائل فون سے سیلفی بناتے ہوئے ریل گاڑی کے نیچے کچلا گیا اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ یہ ایک مثال ہے۔ اس طرح کے بیشمار واقعات رونما ہوتے ہیں۔ جو میڈیا میں رپورٹ نہ ہونے کہ وجہ سے عام لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جاتے ہیں۔

ایک واقعہ میں روس سے تعلق رکھنے والا ایک نوجوان آندرے سیلفی لینے کی کوشش میں 9 منزلہ عمارت سے گر کر ہلاک ہو گیا۔ آندرے ہائی سکول کا طالب علم تھا دوستوں کا کہنا تھا کہ انہوں نے کئی بار آندرے کو خبردار کیا تھا کہ وہ اس خطرناک کھیل کو چھوڑ دے لیکن اسے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں تھی زندگی کی آخری سیلفی لینے کی کوشش میں یہ نوجوان 9 منزلہ عمارت کی چھت سے لٹک کر سیلفی بنا رہا تھا کہ اچانک اس کا ہاتھ پھسلا اور وہ نیچے جا گرا جس سے فوری طور پر اس کی موت واقع ہوگئی۔ دنیا بھر میں کئی نوجوان خطرناک سیلفی لینے کی کوشش میں زخمی ہو جاتے ہیں یا اپنی جان گنوا دیتے ہیں۔ ان نوجوانوں کی بڑی تعداد کا تعلق روس سے ہے۔ روسی حکومت نے خطرناک سیلفی لینے والے نوجوانوں کو تلقین کرنے کے لئے مہم بھی شروع کی ہوئی ہے۔ سیف (Safe) سیلفی نامی اس مہم میں نوجوانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ سوشل میڈیا Life بھی آپ کی زندگی سے زیادہ اہم نہیں ہے۔ اس سلسلہ میں تصویروں پر مبنی ایک کتابچہ بھی جاری کیا گیا ہے۔ جس میں نوجوانوں کو خطرناک سیلفیوں کے خطرات سے آگاہ کیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ موبائل پر نظریں ہونے یا سیلفی لینے کے دوران دنیا بھر میں سنگین واقعات پیش آتے ہیں۔ موبائل پر پیغام لکھنے کے دوران ٹریفک حادثات تو عام ہیں لیکن خطرناک مقامات پر اچھی سے اچھی تصویر لینے کی بے وقوفانہ کوشش بھی کئی اموات کا سبب بنتی ہے۔

دنیا کے دوسرے ممالک کی طرح بھارت میں بھی سیلفی کا جادو سر چڑھ کر بول رہا ہے۔ ایک نوجوان آگرہ میں تاج محل پر سیلفی لیتے ہوئے اوپر سے نیچے گر کر ہلاک ہو گیا جبکہ بھارت ہی کے چڑیا گھر میں ایک نوجوان شیر کے قریب جا کر سیلفی لینے کی کوشش میں اس کے پنجرے میں گر گیا اور شیر کے ہاتھوں اپنی جان گنوا بیٹھا۔ ایسی مقامات پر انتظامیہ کو بھی انتباہ کے نوٹس آویزاں کرنے چاہئیں تا کہ عوام خطرے سے آگاہ رہیں۔

بھارت میں ایک نوجوان نے سیلفی لینے کے ریکارڈ کے لئے اپنی ملازمت کو ہی خیر آباد کہہ دیا۔ بھارت کے 24 سالہ بھانو پرکاش وائن جانسن کا ریکارڈ توڑنا چاہتے تھے۔ جنہوں نے 3 منٹ میں 105 سیلفیاں لیں اور اس جنون کے لئے انہوں نے اسے ہسپتال میں ریسرچ اسسٹنٹ کی ملازمت بھی چھوڑ دی اور اب روزانہ تیز تر سیلفی بنانے میں مصروف ہیں، بھانو پرکاش کا کہنا ہے کہ سیلفیاں لینا صرف خواتین کا ہی مشغلہ نہیں بلکہ مرد بھی سیلفیاں لینے کے شوقین ہوتے ہیں واضح رہے کہ اس سے قبل امریکی فٹ بال کھلاڑی پیٹرک پیٹرسن ایک گھنٹے میں 114 سیلفیاں لینے کا ریکارڈ قائم کر چکے ہیں۔ دنیا بھر میں موبائل صارفین کی طرف سے سیلفیاں بنانے کے دوران خطرناک اور جان لیوا حادثات کے باعث حکومت اور غیر سرکاری اداروں نے سیلفی کے حوالے سے قوانین بنانے پر غور شروع کر دیا ہے، روسی وزارت داخلہ 2014ء کے ابتدائی ماہ میں سیلفی بنانے کے دوران پیش آنے والے حادثات میں درجنوں افراد کے ہلاک ہونے کے بعد موبائل فون صارفین کو سیلفی کے دوران پیش آنے والے خطرات سے آگاہ کرنے کے لئے باقاعدہ مہم چلا رکھی ہے اور مہم کے دوران پوسٹر پر یہ تحریر کیا گیا ہے کہ ایک سیلفی بنانے کے دوران آپ کی جان بھی جاسکتی ہے۔

امریکہ کے یولسٹون نیشنل پارک میں جنگلی جانوروں کے ساتھ سیلفی بنانے کے دوران جانوروں کے حملوں کا نشانہ بننے کے واقعات بھی سامنے آئے ہیں، ان واقعات کے بعد پارک کی انتظامیہ نے جانوروں کے بے حد قریب جا کر سیلفی کے خطرے سے آگاہ کرنے کے لئے ہدایات جاری کیں۔ یورپی یونین نے ایفل ٹاور جیسی یادگار مقامات پر بنائی گئی سیلفیوں کو انٹرنیٹ پر جاری کرنے کو جرم قرار دینے کی تجویز پیش کی ہے۔ بھارتی حکام نے کچھ میلا کے علاقے میں سیلفی بنانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ امریکہ کی یونیورسٹی کے ماہرین کا کہنا ہے لوگ متعدد سیلفیاں بنانے کے لئے ابنارمل روّیوں کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ جو خطرناک عمل ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ خطرات کے باوجود حالیہ برس کے دوران سیلفی کے رجحان میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے اور برطانیہ کی ملکہ الزبتھ دوم امریکہ کے صدر اوبامہ، نریندر مودی اور دوسرے بہت سے ممالک کے حکمران بھی شامل ہیں۔ سیلفی کے باعث ہونے والے حادثات کے باعث سعودی عرب میں ڈرائیونگ کے دوران سیلفی کے استعمال پر 300 ریال جرمانہ مقرر کیا گیا ہے۔ سگنل انتظار کے دوران بھی سیلفی کا استعمال ممنوع قرار دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ سگنلز پر انتظار کی حالت میں بھی موبائل اور سیلفی کا استعمال ٹریفک کی خلاف ورزی ہے۔ ٹریفک محکمے کے مطابق مجموعی حادثات میں 7.8 فیصد موبائل اور سیلفی کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ دو ہفتوں میں 1 لاکھ 76 ہزار سے زائد خلاف ورزیاں ریکارڈ کی گئی ہیں۔ عام لوگوں سے زیادہ زندگی کے مختلف شعبوں کے نامور شخصیات سوشل میڈیا نیٹ ورکنگ سائنس کی ریکارڈ دنیا سے وابستہ ہر شخص اپنی تنہا یا کسی کے ساتھ تصویر بنا کر کسی سوشل میڈیا سائٹ پر اپ لوڈ کر دیتا ہے اور بعض تو یہ عمل روز انجام دیتے ہیں۔

سیلفی۔ ایک نئی نفسیاتی بیماری

ماہرین نفسیات سیلفی کی لت کو نفسیاتی عارضہ قرار دے چکے ہیں۔ بعض صورتوں میں یہ رجحانات سخت نکتہ چینی کا نشانہ بنتے ہیں۔ جیسے حج اور عمرے کے دوران سیلفی بنانے پر کڑی تنقید کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر کسی کے جنازے پر، قتل عام کی یادگار کے ساتھ، کسی جلتے ہوئے مکان کے سامنے سیلفی لینا حد سے تجاوز کرنے کے مترادف سمجھے جاتے ہیں۔

پوری دنیا بالخصوص امریکہ اور یورپ میں ماہرین نفسیات اور کلینیکل سائیکالوجی سے متعلق افراد سیلفیز کو اپنی تحقیق کا موضوع بنا رہے ہیں۔ اس کی بنیادی وجہ وہ مریض ہیں جنہیں سیلفیوں کے جنون نے تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ نفسیاتی ماہرین نے شواہد کی بناء پر سیلفی کی عادت کے شکار افراد کے بارے میں تشویش کا اظہار کیا ہے۔

آسمانی منادی

پیشگوئیوں کا ایک سلسلہ عالمی سطح پر الیکٹرونک میڈیا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے ابدی پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے سے متعلق ہے۔ جس میں ایک آسمانی منادی کا ذکر ہے۔ قرآن کریم، حدیث، انجیل اور حضرت مسیح موعود کے الہامات و کشوف میں اشارةً اور وضاحتاً یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کی طرف سے ایک منادی آسمان سے صدا بلند کرے گا جو مشرق و مغرب میں سنی جائے گی۔ اس منادی کی تصویر اور آواز دنیا بھر میں بیک وقت دیکھی اور سنی جائے گی۔ صرف ایک نمائندہ پیشگوئی درج کی جاتی ہے۔

حضرت امام رضا علی بن موسیٰ سے پوچھا گیا آپ میں سے امام قائم کون ہوگا۔ فرمایا میرا چوتھا بیٹا، لونڈیوں کی سردار کا بیٹا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ زمین کو ہر ظلم سے مطہر کر دے گا...... یہ وہی ہے جس کے لئے زمین سمیٹ دی جائے گی اور یہی وہ ہے جو آسمان سے بطور ایک منادی صدا کرے گا۔ جس کو اللہ تعالیٰ تمام اہل ارض کو سنا دے گا۔

(بحار الانوار جلد 52 ص 321 از شیخ محمد باقر مجلسی)

1994ء میں ایم ٹی اے کے باقاعدہ اجراء کے ساتھ یہ سلسلہ ترقی پذیر ہے اور گلوبل بیم کے ذریعہ کل عالم میں مسیح موعود کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود یہ خواہش ظاہر فرماتے ہیں:۔

''میری آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میں میرا گھر ہو اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت واسطہ و رابطہ رہے۔

اس مقدس خواہش کو آج ایم ٹی اے بڑی شان سے پورا کر رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اشتہار 22 مئی 1900ء میں فرمایا:۔

''مسیح موعود کی دعوت بجلی کی طرح ہر ایک کنارہ کو روشن کرے گی......اور روشنی ایسی جلد دنیا میں پھیلے گی جیسے اونچے مینار پر سے آواز اور روشنی دور تک جاتی ہے''۔

آج یہ نظارہ ہر سو دکھائی دے رہا ہے۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

نماز جنازہ حاضر وغائب

محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18؍اگست 2016ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر وعصر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ

مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب مرحوم تھارٹن ہیتھ کرائیڈن یو کے مورخہ 13؍اگست 2016ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں۔ پنجگانہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو اور مہمان نواز مخلص خاتون تھیں۔ آپ کو دس سال تک بطور صدر لجنہ اماء اللہ گھنو کے جہ خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم خالد رشید صاحب مورڈن جماعت میں بطور سیکرٹری امور عامہ اور ایک بیٹے مکرم طاہر محمود صاحب تھارٹن ہیتھ جماعت میں بطور سیکرٹری دعوت الی اللہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم حاجی شیخ عبداللطیف صاحب

مکرم حاجی شیخ عبداللطیف صاحب آف مراد کلاتھ ہاؤس فیصل آباد مورخہ 28 جولائی 2016ء کو 90 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پا گئے۔ آپ حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب کے بیٹے اور حضرت شیخ جھنڈا صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ بڑے منکسر المزاج، تہجد گزار اور نمازوں کے پابند تھے۔ گھر میں نماز سنٹر تھا جہاں روزانہ نماز ہوا کرتی تھی۔ اکثر قرآن کریم پڑھتے رہتے۔ جوانی میں ہی حج کی سعادت پائی۔ ضرورت مندوں کی پوشیدہ طور پر مدد کرتے۔ مالی قربانیوں میں حصہ لیتے۔ بڑے نرم مزاج، خوش اخلاق اور مہمان نواز تھے۔ 1953ء اور 1974ء میں شدید جماعتی مخالفت کا سامنا کیا یہاں تک کہ آگ لگانے اور مار دینے کی دھمکیاں بھی ملیں مگر آپ ہمیشہ ثابت قدم رہے۔ لائل پور کے سیکرٹری امور عامہ او رجناح کالونی کے صدر رہے۔ قائد خدام الاحمدیہ بھی رہے اور علم انعامی وصول کیا۔ 1988ء میں جرمنی منتقل ہو گئے۔ بیس سال بطور صدر جماعت خدمت کی توفیق پائی۔ جہاں بھی رہے دعوت الی اللہ کرتے رہے۔ کافی بڑی ذاتی لائبریری تھی جو جماعت کو دے دی۔ آپ دکھ دینے والوں سے بھی حسن سلوک کرتے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹیوں اور پانچ بیٹوں سے نوازا جو مختلف رنگ میں خدمت دین کی توفیق پا رہے ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم مولوی پی ایم محمد علی صاحب

مکرم مولوی پی ایم محمد علی صاحب ریٹائرڈ مربی سلسلہ تامل ناڈو مورخہ 26 جولائی 2016ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے 1970ء میں بیعت کی سعادت پائی اور پھر جامعہ احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کر کے فارغ التحصیل ہونے کے بعد تامل ناڈو کی مختلف جماعتوں میں خدمت بجالاتے رہے۔ آپ نے ترجمہ قرآن حضرت مصلح موعود اور سیرت آنحضرت ﷺ کا تامل زبان میں ترجمہ کیا۔ جماعت کے تامل رسالہ Way of Peace کے نو سال تک ایڈیٹر رہے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، باقاعدگی سے نماز تہجد کا التزام کرنے والے ایک نیک انسان تھے۔ طبیعت میں عاجزی تھی۔ دعوت الی اللہ کے اور تربیتی کاموں میں اپنا کافی وقت گزارتے تھے۔ احباب جماعت کو باشرح چندہ ادا کرنے کی تلقین کیا کرتے تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے بطور صدر جماعت تروچی اور قائد ضلع چنئی جبکہ چھوٹے بیٹے عزیزم علی باسل واقف نو، قادیان میں شعبہ نور......میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

مکرمہ قرۃ العین صاحبہ

مکرمہ قرۃ العین صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد خرم صاحب آف جرمنی مورخہ 2 جون 2016ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ آپ بہت نیک تہجد گزار اور روزانہ تلاوت کرنے والی خاتون تھیں۔ خدمت خلق کے کاموں میں بہت شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ لجنہ سے فون پر رپورٹس لیتیں اور تربیت کے شعبہ کے ساتھ مل کر نفلی روزہ کیلئے اطلاع کرتیں اور سحری کیلئے لجنات کو جگایا کرتی تھیں۔ اسی طرح حضور انور کی خدمت میں خط لکھوا کر پوسٹ کرواتی تھیں۔ آپ کا تعلق سیکھواں کے مشہور خاندان سے تھا۔ آپ کی نانی کے بھائی حضرت جلال الدین صاحب، حضرت امام الدین صاحب اور حضرت خیر دین صاحب حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں سے تھے۔

مکرم محمد اکرم صاحب

مکرم محمد اکرم صاحب آف بکھو بھٹی ضلع سیالکوٹ مورخہ 4 جون 2016ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ نہایت مخلص، دیندار، ہمدرد، سادہ اور صاف طبیعت کے انسان تھے۔ محکمہ مال میں ملازم ہونے کے باوجود ہمیشہ نہایت دیانتداری سے کام کیا اور اس وجہ سے پورے علاقہ میں آپ کا اثر و رسوخ اور نیک شہرت تھی۔ 1974ء میں مخالفین نے پسرور میں آپ کے مکان کو آگ لگا دی۔ گھر کا تمام سامان جل کر خاکستر ہو گیا۔ اٹک میں ملازمت کے دوران آپ پر جھوٹا مقدمہ بھی قائم کیا گیا جس کی پیشیاں بھگتنے کے لئے آپ کو پسرور سے اٹک جانا پڑتا تھا لیکن آپ نے نہایت دلیری اور خندہ پیشانی سے حالات کا مقابلہ کیا۔

عزیزم بہزاد احمد

عزیزم بہزاد احمد واقف نو ابن مکرم اعتماد احمد وڑائچ صاحب آف کیلگری جولائی 2016ء کے آخری ایام میں دریا میں ڈوب جانے سے وفات پا گئے۔ عزیزم مرحوم کی عمر گیارہ سال تھی۔ 22 جولائی کو آپ اپنی فیملی کے ساتھ سیر و تفریح کیلئے دریا پر گئے۔ پتھروں سے پاؤں پھسلنے سے دریا میں گر گئے۔ پانچ دن بعد لاش ملی۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ بڑے ملنسار اور بہادر تھے اور کسی کام کو کرنے سے نہ گھبراتے تھے۔ بیت الذکر میں کلاسز میں باقاعدگی سے شامل ہوتے اور بڑے اچھے طالب علم تھے۔ اپنی والدہ کو ہمسایوں کو کھانے پینے کی چیزیں بھجوانے کا کہتے اور ساتھ یہ بھی کہتے کہ فلاں فیملی سکھ ہے اور وہ گوشت نہیں کھاتے اس لئے انہیں کچھ بھجواتے وقت اس بات کا خیال رکھیں وغیرہ۔ آپ سکول میں بچوں کی مدد کرتے اور اساتذہ کی بات مانتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر؍امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

الوداعی تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب کی جگہ پر مکرم عبدالحلیم سحر صاحب کو نائب ناظر دارالضیافت مقرر فرمایا ہے۔ محترم ملک صاحب کو 33 سال اس منصب پر بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کے اعزاز میں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے 22؍اگست 2016ء کو الوداعی عشائیہ کا اہتمام کیا گیا یہ تقریب رات پونے آٹھ بجے دارالضیافت کی نئی عمارت میں منعقد ہوئی جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے فرمائی۔ اور بزرگان سلسلہ شریک ہوئے۔ کھانے سے قبل صاحبزادہ صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ سب کارکنان کو مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرمہ امۃ الشفیق صاحبہ دارالیمن وسطی حمد ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میری نواسی ادیبہ مینال عامر واقفہ نو بنت مکرم عامر مسعود احمد درد صاحب نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور تقریباً ساڑھے پانچ سال کی عمر میں مکمل کر لیا ہے۔ اس کی تقریب آمین 24 جولائی 2016ء کو ہمارے گھر پر منعقد کی گئی۔ بچی کے چچا مکرم شاہد مسعود صاحب مربی سلسلہ نے بچی سے قرآن مجید سنا اور دعا کروائی۔ بچی کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ نیرہ عامر صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ بچی مکرمہ بشریٰ مسعود صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد درد صاحب سابق سیکرٹری مال ڈرگ روڈ کراچی کی پوتی اور مکرم تنویر احمد قمر صاحب کی نواسی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بچی کو باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے، ترجمہ سیکھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرمہ ساجدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلم مانگٹ صاحب لندن اطلاع دیتی ہیں۔

میری چھوٹی بہن مکرمہ ناصرہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا مجید احمد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ بنت مکرم چوہدری محمد یوسف سدھو صاحب مرحوم ہارٹ فیل ہو جانے کی وجہ سے مورخہ 17؍اگست 2016ء کو وفات پا گئیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مکرم بشارت محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے اسی روز بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا مکرم طاہر احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹی عزیزہ ناہیلہ لاجور عمر 19 سال اور ایک بیٹا ولید احمد بعمر 15 سال چھوڑے ہیں۔ مرحومہ مکرم ڈاکٹر عمر الدین سدھو صاحب کی بھتیجی، مکرم خالد محمود سدھو صاحب جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ اور مکرم پروفیسر طارق محمود سدھو صاحب مقیم کینیڈا کی ہمشیرہ تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل اینڈ کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان: 047-6215747

رہائش: 047-6211649

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 15,20 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

29۔اگست 2016ء

12:30 am	Beacon of Truth Live
1:30 am	Roots To Branches
2:00 am	لنگرخانہ کی تاریخ
2:15 am	خطبہ جمعہ 26۔اگست 2016ء
3:50 am	سوال وجواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
5:50 am	یسرناالقرآن
6:20 am	گلشن وقف نو
7:30 am	Roots To Branches
8:00 am	خطبہ جمعہ 26۔اگست 2016ء
9:20 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	درس حدیث
11:30 am	الترتیل
12:00 pm	حضورانور سے ملاقات 8 نومبر 2014ء
1:00 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سیرت حضرت مسیح موعود
2:00 pm	فرنچ سروس
3:00 pm	خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء (انڈونیشین ترجمہ)
4:15 pm	سیرت النبی ﷺ
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:10 pm	درس حدیث
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ یکم اکتوبر 2010ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	سیرت النبی ﷺ
8:30 pm	خلافت
9:00 pm	The Bigger Picture
9:55 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	حضورانور سے ملاقات

30۔اگست 2016ء

12:25 am	صومالی سروس
12:55 am	آؤ اردو سیکھیں
1:25 am	راہ ہدیٰ
3:00 am	خطبہ جمعہ یکم اکتوبر 2010ء
4:00 am	سیرت النبی ﷺ
4:30 am	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:35 am	درس حدیث
5:50 am	الترتیل
6:20 am	حضور انور سے احباب جماعت کی ملاقات
7:20 am	کڈز ٹائم
7:40 am	سیرت حضرت مسیح موعود
8:05 am	خطبہ جمعہ 26۔اگست 2016ء
9:15 am	خلافت حقہ
9:55 am	لقاء العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:15 am	درس
11:35 am	یسرناالقرآن
12:00 pm	گلشن وقف نو
1:10 pm	فوڈ فار تھاٹ
1:45 pm	نور مصطفویٰ
2:00 pm	سوال وجواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ 26۔اگست 2016ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
5:50 pm	یسرناالقرآن
6:05 pm	فیتھ میٹرز
7:05 pm	بنگلہ سروس
8:15 pm	سپینش سروس
9:00 pm	خانہ کعبہ
9:30 pm	نور مصطفویٰ
10:00 pm	فوڈ فار تھاٹ
10:30 pm	یسرناالقرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	گلشن وقف نو

☆..........☆..........☆

موسم گرما کی تمام ورائٹی پر زبردست سیل۔سیل۔سیل
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ 0092-47-6213312

پونے والیاں سویاں تے سویا بین دستیاب ہے
چوہدری کریانہ سٹور
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: منصور احمد 0315-6215625
047-6215625

اٹھوال فیبرکس
لان کی تمام ورائٹی پر زبردست
سیل۔سیل۔سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

منہ کے چھالوں سے نجات کے اہم گھریلو نسخے

زبان، مسوڑھوں، ہونٹوں یا گالوں کے اندرونی حصوں میں چھالے یا زخم کی متعدد وجوہات ہوسکتی ہیں جیسے الرجی، انجری، انفیکشن، کسی چیز کا تناؤ وغیرہ۔گرمیوں کے موسم میں منہ میں اکثر یہ چھالے یا زخم ہو جاتے ہیں جو بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں۔گھریلو ٹوٹکے آپ کے درد میں تیزی سے کمی لانے کے ساتھ ساتھ چھالوں یا زخم ختم کرنے میں بھی مدد دیں گے۔

بیکنگ سوڈا

بیکنگ سوڈا الکلائن ہوتا ہے جو اس تیزابی کیفیت کو معمول پر لاتا ہے جو منہ کے چھالوں کا باعث بنتے ہیں، جبکہ یہ بیکٹیریا کو ختم کر کے ان چھالوں کے فوری علاج میں مدد دیتا ہے۔اس کو استعمال کرنے کے لئے ایک چائے کے چمچ بیکنگ سوڈا کو آدھے کپ گرم پانی میں ملائیں اور اس سے کلیاں کریں۔

ٹی بیگز

چائے میں بھی ایک الکلائن ہے جو چھالوں یا زخم کی تکلیف بڑھانے والے تیزاب کو معمول پر لاتا ہے، جبکہ اس میں ایسے اجزاء بھی شامل ہیں جو تکلیف میں کمی لانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ایک استعمال شدہ ٹی بیگ کو پانچ منٹ تک چھالے یا زخم پر لگائے رکھیں تو آپ کو ریلیف محسوس ہوگا۔

ہائیڈروجن پرآکسائیڈ

ہائیڈروجن پرآکسائیڈ ایک طاقتور جراثیم کش محلول ہوتا ہے اور یہ منہ کے چھالوں یا زخم کو انفیکشن سے بچاتا ہے، اس محلول کو ماؤتھ واش کی طرح استعمال کریں تاہم اسے نگلنے کی کوشش نہ کریں۔

نمک ملا پانی

نمک ملے پانی سے تیس سیکنڈ تک کلیاں کریں تاکہ چھالوں کے ختم ہونے کا عمل تیز ہو جائے۔سوڈیم کلورائیڈ پانی میں مل کر ٹشوز کے گرد جا کر زخموں کے ٹھیک ہونے کا عمل تیز کر دیتا ہے۔

وٹامن ای

وٹامن ای کے ایک کیپسول کو کاٹ لیں اور اس کے محلول کو متاثرہ حصے پر لگا دیں، یہ تیل چھالے پر ایک کوٹنگ بنا دے گا جو اسے انفیکشن سے تحفظ دے گی اور جلد ٹھیک ہونے میں بھی مددگار ثابت ہوگی۔

ایلو ویرا

ایلو ویرا کا جیل (gel) بھی منہ کے چھالوں یا زخموں کو ٹھیک کرنے کا عمل تیز کر دیتا ہے جبکہ درد میں بھی کمی لاتا ہے۔ایک صاف چمچ کے ذریعے اس کی کچھ مقدار براہ راست متاثرہ حصے پر لگائیں اور ضرورت پڑنے پر اس عمل کو دوہرائیں۔

میگنیشیا کا دودھ

اس دودھ کی معمولی مقدار منہ میں بھریں اور منہ صاف کرنے کیلئے استعمال کریں، اس بات کو یقینی بنائیں کہ یہ متاثرہ حصے کو بھی صاف کرے۔میگنیشیا کے دودھ میں موجود اجزاء منہ کی تیزابیت پر قابو پاتے ہیں جو چھالوں کو تکلیف دہ بناتے ہیں، اس کے علاوہ آپ روئی کو اس دودھ میں بھگو کر براہ راست چھالوں پر دن میں تین سے چار دفعہ لگا سکتے ہیں۔

(روزنامہ دنیا 6 مئی 2016ء)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 26 اگست

طلوع فجر	4:14
طلوع آفتاب	5:37
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:43
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	34 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ

بارش کا امکان ہے۔

اپنے آپ پر احسان

حضرت مصلح موعود نے 1937ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔

”دوستوں کو چاہئے کہ وہ حتی الوسع قربانی کر کے بھی اخبار خریدیں یہ ان کا اخبار والوں پر احسان نہیں ہوگا۔بلکہ اپنے آپ پر احسان ہوگا“۔

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں احباب اپنا جائزہ لیں۔کیا وہ الفضل کا روزانہ پرچہ منگواتے ہیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

تمام۔پرانی پیچیدہ اور ضدی امراض کیلئے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹور
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
سراج مارکیٹ ربوہ: 0476-211510
0344-7801578

کریسنٹ فیبرکس
ریشمی فینسی سوٹ اور برائیڈل سوٹ کا مرکز
نیز تمام قسم کی میچنگ دستیاب ہے۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 0333-1693801

FR-10